باب ۶

مرزا غلام احمد قادیانی (شخصیت و افکار)

قادیانیت (انگریزی) از۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ
مترجم مسعود الرحمٰن بن نقیب۔ فیصل آباد

ہم گزشتہ ابواب میں شرح و بسط کے ساتھ یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ انگریزوں نے قادیانیت کو اپنے مقاصد اور مفادات کی خاطر جنم دیا تھا۔ اس گھناؤنی سازش کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرور اور موثر تعلیمات کا خاتمہ' ان میں اختلافات کو مستحکم اور پیار و محبت کے اس بندھن کو کمزور کرنا تھا جو اسلام اور اس کے بنیادی عقائد سے وابستگی کی بنا پر ان میں قائم تھا۔ ان کا ایک خدا' ایک کتاب' ایک قبلہ و کعبہ اور ایک ایسے پر عظمت نبیؐ سے والہانہ محبت و عقیدت پر ایمان ہے جنہوں نے جس وادی میں اپنا مبارک قدم رکھا وہ وادی سب وادیوں سے افضل ہو گئی' جس مسجد میں انہوں نے نماز ادا کی وہ مسجد کائنات کی تمام مساجد سے متبرک و محترم ہو گئی اور جس زبان میں انہوں نے گفتگو فرمائی اللہ نے اس زبان کو سب زبانوں پر فوقیت عطا کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان اپنی جان' مال اور اولاد سے بھی بڑھ کر اپنے آخرالزماں پیغمبرؐ سے پیار کرتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ و مطہرہ ہی روحانیت و عرفانیت کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہے۔ لیکن اس کے برعکس قادیانیت کے پرفتن اور "نازک اندام" بدن میں کچھ اور ہی روح پھونکی گئی ہے اور اس لئے اس کی پرورش بھی اسلام دشمنوں کے زیر سایہ رہی۔ اس تحریک نے ان بدمعاشوں اور بدقماشوں کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں کہ جو نظریہ اسلام اور امت محمدیہ کو نیست و نابود کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اور اسی لئے انہوں نے بھی اپنے تمام وسائل غلام احمد پر صرف کر دیئے کہ جو نہ صرف یہ کہ خدا کا مقرب نبی بلکہ خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت دیگر انبیاء سے بھی افضل سمجھتا تھا اور یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانی حضرات آج بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا تمام انبیاء کرام سے اور قادیان' مکہ و مدینہ سے افضل ہے۔ ان کے نزدیک حج اور جہاد کی بھی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

کبھی حج ہو گیا ساقط کبھی قید جہاد اٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی

علاوہ ازیں وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں لاتا وہ پکا کافر اور جہنمی ہے۔

اس باب میں ہم ان شاء اللہ العزیز اس "دیوانے نبی" کی مہد سے لحد تک تمام زندگی رقم کریں گے تاکہ ہمارے قارئین جان سکیں کہ یہ شخص کون تھا' اس کی حیثیت کیا تھی اور درحقیقت یہ کیا چاہتا تھا؟..... اس پوری روئیداد کے بعد یقیناً ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ایسا شخص نبی تو کیا عام متقی اور نیک انسان کہلائے جانے کے بھی قابل نہیں ہے۔ چونکہ ہم ہر بات ثبوت اور دلیل کے ساتھ پیش کرنے کے پابند ہیں اس لیے ہم یہاں مزید کچھ نہیں کہتے بلکہ بالتفصیل ان ہی کی کتب سے اس "متنبی" کی شوخ اور رنگین "سیرت کا جائزہ لیتے ہیں

خاندان اور جائے پیدائش : میرا نام غلام احمد ہے۔ میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ جب کہ دادا کا نام عطا محمد تھا۔ ہماری ذات مغل برلاس ہے۔ چند محفوظ اور معتبر دستاویزات سے پتا چلتا ہے کہ میرے آباؤ اجداد کا تعلق سمرقند سے تھا۔(کتاب البریہ ص ۱۳۴۔ از غلام احمد)

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مغل' ترکی النسل ہوتے ہیں۔ غلام احمد نے بھی مندرجہ بالا عبارت میں خود کو مغل کہہ کر ترک ہونے پر مہر ثبت کی ہے۔ لیکن ایک دوسرے مقام پر وہ خود اس بات کی تردید و تکذیب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ فارسی النسل ہے....

"اگرچہ یہ بات واضح ہے کہ میں مغل نسل سے ہوں لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ درحقیقت میں فارسی النسل ہوں اور یہی بات درست ہے کیونکہ میرا ایمان ہے کہ خدائے ذوالجلال کے سوا کوئی بھی حقیقتوں کا جاننے والا نہیں ہے۔" (حاشیہ اربعین۔ نمبر2۔ ص ۱۷) مزید لکھتا ہے کہ .....

میں نے اپنے آباؤ اجداد کے حالات زندگی میں پڑھا ہے کہ وہ مغل تھے اور یہی کچھ میں نے اپنے والد سے بھی سنا ہے لیکن اب اللہ نے مجھے مطلع کیا ہے کہ وہ مغل یعنی ترک نہ تھے بلکہ وہ سواحل فارس سے تعلق رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ میرے خاندان کی کچھ بزرگ خواتین کا تعلق بنی فاطمہ اور اہل بیت سے بھی تھا۔(حقیقۃ الوحی۔ ص۷۷)

ایک مرتبہ اس سے پوچھا گیا کہ .....

"آپ نے دو مختلف اور متضاد بیانات دیئے ہیں اول یہ کہ آپ مغل ہیں اور دوم یہ کہ آپ فارسی النسل ہیں۔ آپ بتایئے آخر حقیقت کیا ہے؟

اس بات پر جواب دیا کہ ..... میرے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ میں فارسی النسل ہوں سوائے اس کے اللہ نے مجھے اس بات کی خبر بذریعہ وحی دی ہے" (تحفہ گولڑہ۔ ص ۲۳)

اسی طرح اس نے ایک اور موقع پر یہ شوشہ چھوڑا کہ ....

"محی الدین ابن العربی نے اپنی کتاب "فصوص الحکم" میں میرے ہی متعلق پیشین گوئی کی ہے کہ

آخری زمانے میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے گا۔ اس کی جائے پیدائش چین میں ہو گی جبکہ اس کی زبان اس کے قصبے والی ہی ہو گی لہٰذا میں ہی اس پیشین گوئی کا مصداق ہوں کیونکہ میں چین میں پیدا ہوا ہوں۔" (حقیقتہ الوحی۔ ص ۲۰۰)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ.....

"میں بنی فاطمہؓ میں سے ہوں اور میرے آباؤ اجداد حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سے ہیں۔" (تحفہ گولڑہ۔ ص ۲۹)

غرض جب بھی کبھی اس سے ان ناقابل توجیہ متضاد بیانات کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ یہ کہہ کر جان چھڑا لیتا کہ ان کی خبر اللہ نے اسے مقدس وحی کے ذریعے دی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے اسی لئے تو رب کائنات نے فرمایا تھا کہ...

ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ○

اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات ہوتے۔ (النساء۔ ۸۲)

مرزا غلام احمد اپنے باپ کے متعلق لکھتا ہے کہ.....

"میرے والد گورنمنٹ کونسل کے ممبر تھے۔ وہ حکومت برطانیہ کے اتنے وفادار تھے کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کے غدر (برصغیر میں جنگ آزادی جو مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف لڑی) میں اپنے وسائل سے ۵۰۔ سپاہیوں اور گھوڑوں سے حکومت کی مدد کی تھی۔ افسوس کہ اس کے بعد ہمارا خاندان روبہ انحطاط ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ ہماری حیثیت مزارعوں سے بھی کم ہو گئی۔" (تحفہ قیصریہ۔ ص ۱۶)

اس غدار خاندان کا یہ بے حس، سامراجی پٹھو، دھوکے باز اور دجال لکھتا ہے کہ.....

میں پنجاب میں سکھ راج کے اختتام پر ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا تھا۔(کتاب البریہ۔ ص ۱۳۴)

یہ معمہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ یہ احمق بیک وقت چین اوز پنجاب میں کیسے پیدا ہو گیا؟.....

بچپن اور تعلیم: مرزا غلام احمد قادیانی جب کچھ سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچا تو اس نے صرف و نحو، عربی، فارسی اور حکمت کی کتب سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ تذکرہ تعلیم کے سلسلے میں وہ خود لکھتا ہے کہ.....

جب میں لڑکپن سے سن بلوغت میں داخل ہوا تو میں نے فارسی، عربی، صرف و نحو اور طب سمیت دیگر علوم کی کتابیں پڑھنا شروع کر دیں۔ میرے والد روحانیت و عرفانیت کے بہت بڑے عالم

اور ماہر تھے۔ انہیں اس فن میں کمال حاصل تھا۔ انہوں نے کتب اور بحث مباحثے کے ذریعے حصول روحانیت میں میری بہت مدد کی۔ اسی وجہ سے میں علم حدیث' اصول اور فقہ کا گہرا مطالعہ نہیں کر سکا اور ان علوم میں میرا علم بیحد معمولی ہے۔ (تبلیغ مشائخ الہند۔ ص ۵۹)

مزید لکھتا ہے کہ.....

میں نے فارسی اور قرآن استاد فضل الٰہی سے اور صرف و نحو استاد فضل احمد سے پڑھی۔ (کتاب البریہ۔ ص ۱۳۵)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کے بعض اساتذہ حشیش (Hashish) اور افیون کے عادی تھے۔ (الفضل۔ ۵ جنوری ۱۹۲۹ء)

انگریزی تعلیم کے متعلق اس کا بیٹا لکھتا ہے کہ......

"جب حضرت مسیح موعود سیالکوٹ میں مقیم تھے تو اسی دوران حکومت نے وہاں اپنے ملازمین کے لئے ایک انگریزی سکول کھول دیا تھا جہاں رات کے اوقات میں پڑھائی ہوتی تھی۔ امیر شاہ طبیب وہاں بطور معلم مقرر تھے لہٰذا حضرت عزت ماٰب نے بھی اس سکول میں پڑھنا شروع کر دیا اور غالباً انگریزی کی ایک دو کتابیں پڑھ بھی لی تھیں۔ (سیرۃ المہدی۔ج نمبر۱۔ص ۱۳۷)

یہ ہے اس کی مختصر سی تعلیم کا مکمل اور مستند خاکہ۔ اس کی کم علمی کا اظہار اس کی کتابوں سے بھی ہوتا ہے کہ جو جابجا غلطیوں سے بھری پڑی ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس یہ شخص نہ صرف یہ کہ عام علوم میں اناڑی تھا بلکہ بیشتر معتبر تاریخی حقائق پر بھی اس کی گرفت بہت کمزور تھی مثلاً ایک جگہ لکھتا ہے کہ .... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والد کی وفات سے چند دن پہلے پیدا ہوئے تھے۔ (پیغام صلح۔ ص ۲۴)

حالانکہ اسلامی تاریخ سے معمولی سی شد بد بھی رکھنے والا جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے۔ اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ....

آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے گیارہ بیٹے عطا کئے تھے جو سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ (عین المعرفہ۔ ص ۲۸۶)

ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس شخص کی معلومات کا منبع کیا تھا تاریخ اور سیرت ہمیں اس بات کی قطعی خبر نہیں دیتیں کہ آنحضرتؐ کے گیارہ بیٹے تھے اس کے برعکس مورخین اور سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ آپؐ کے طیب' طاہر' قاسم اور ابراہیم کے نام سے موسوم چار بیٹے تھے جن میں سے پہلے تین حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھے جبکہ ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔